130828 ـ رمضان المبارك ميں دن كے وقت بيوى كو كھانا بنانے كا حكم دينا

سوال

ميرى بيٹى شادى شدہ ہے، بيٹى اور ہمارا داماد رمضان المبارك ميں ہمارے پاس ہميں ملنے آئے، ايك ہفتہ كے روزے ركھنے كے بعد ميرا داماد اپنے دوست و احباب كے ساتھ سير و تفريح كے ليے گيا تو وہاں انہيں شيطان نے آ گھيرا اور انہوں نے روزہ توڑ ديا، اور دوسرے دن ميرے داماد نے اپنى بيوى يعنى ميرى بيٹى سے كھانا بنانے كا كہا تو ميرى بيٹى نے كھانا تيار كرنے سے انكار كر ديا، تو اس نے قسم اٹھائى كہ اگر كھانا نہ بنايا تو اسے طلاق، اور بيٹى نے بھى قسم اٹھائى كہ وہ كھانا تيار نہيں كريگى.
اس اختلاف سے نكلنے كے ليے ميرى بيٹى نے اپنى بھابھى سے كہا كہ وہ كھانا تيار كر دے، تو اس نے بھى انكار كر ديا، ليكن ميں نے اپنى بہو كو كھانا تيار كرنے پر مجبور كيا تو اس نے كھانا تيار كر ديا حالانكہ وہ كھانا تيار نہيں كرنا چاہتى تھى.
ہمارے داماد اكيلے نے ہى كھانا كھايا ہم نے اس كے ساتھ نہيں كھايا، تو كيا ہم بھى اس كے ساتھ گنہگار ہيں، اور اس گناہ كا كفارہ كيا ہے تا كہ ہم ادا كريں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

" بلاشك و شبہ رمضان المبارك ميں بغير كسى شرعى عذر كے روزہ نہ ركھنا اور روزہ توڑنا كبيرہ گناہ ہے، اور عظيم برائى شمار ہوتى ہے، ليكن اگر كسى عذر يعنى سفر جو كہ اسى يا ستر كلو ميٹر تقريبا ہوتا ہے اور پيدل يا سوارى پر ايك رات كا سفر كہلاتا ہے اسے سفر كہا جائيگا تو اس ميں روزہ نہ ركھنے ميں كوئى حرج نہيں.

ليكن جو گھر ميں ہو يا پھر شہر ايك كنارے سے دوسرے كنارے كے اندر تو يہ سفر نہيں كہلاتا، اور اس ميں روزہ نہ ركھنا كبيرہ گناہ ہوگا.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو، اور برائى و عدوات ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو المآئدة (2).

چنانچہ بغير عذر روزہ نہ ركھنے والے شخص كى جو كوئى بھى رمضان المبارك ميں مدد كرتا ہے چاہے وہ كھانا پيش

کر کے ہو یا پھر چائے اور پانی وغیرہ یا کوئی اور کھانے کی چیز تو وہ بھی روزہ نہ رکھنے والے کے گناہ میں شریك ہوگا، لیکن اس کا اپنا روزہ صحیح ہے معاونت کرنے کی بنا پر روزہ باطل نہیں ہو گا لیکن گناہ ضرور ہے، اسے اس سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے.

سائل بھائی آپ نے جو اپنی بیٹی یا بہو کو کھانا تیار کرنے پر مجبور کیا ہے اس پر اللہ سے توبہ و استغفار کریں، کیونکہ آپ نے اسے کھانا تیار کرنے کا کہہ کر غلطی کی ہے، لیکن اس عورت نے اس کی اطاعت نہ کر کے اچھا کام کیا؛ کیونکہ جب اللہ خالق کی معصیت ہو رہی ہو تو پھر مخلوق میں سے کسی کی بھی اطاعت نہیں ہو سکتی.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اطاعت و فرمانبرداری تو نیکی و معروف کے کاموں میں ہوتی ہے "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

اللہ کی معصیت و نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں ہو سکتی "

یہ شخص مسافر شمار نہیں ہوتا کیونکہ وہ ان کے پاس ایك ہفتہ رہا ہے، اور ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس شخص کا چار یوم سے زیادہ ٹھرنے کا عزم تھا، اہل علم کے صحیح قول کے مطابق اسے روزہ رکھنا لازم تھا، جمہور اہل علم کا یہی قول ہے کہ جب سسرال میں چار یوم سے زیادہ ٹھرنے کا عزم ہو تو ان کے ساتھ روزہ رکھا جائیگا.

لیکن چار یا اس سے کم ایام میں روزہ لازم نہیں جب وہ مسافر ہوں اور اگر روزہ رکھ لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر وہ چار یوم سے زائد ٹھرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو اس حالت میں روزہ رکھنا چاہیے تا کہ علماء کے اختلاف سے نکلا جا سکے، اور اکثر کے قول پر عمل ہو جائے.

کیونکہ اصل روزہ ہی ہے، اور روزہ نہ رکھنے کی اجازت میں شك ہے " انتہی .